گھریلو تشدُّد (روک تھام اور تحفظ) کا بل

Domestic violence (prevention and protection) Bill,2021

مفتی شعیب عالم
استاذِ جامعہ و نائب مفتی دار الافتاء

(چھٹی قسط)

''۱۱: عبوری تحفظ اور رہائشی احکامات کی مدت اور ترمیم: ''(۱) دفعہ: ۷ کے تحت عبوری حکم دفعہ: ۸ کے تحت حکم تحفظ اور دفعہ: ۱۰ کے تحت حکم تحویل لاگو رہیں، تاوقتیکہ متضرر شخص مذکورہ حکم کو منسوخ کرنے کے لیے درخواست نہ دے دے۔

(۲) اگر عدالت متضرر شخص یا مسئول الیہ سے درخواست کی وصولی پر کسی بھی مرحلے میں یہ اطمینان رکھتی ہے کہ حالات میں تبدیلی ہوچکی ہے جو تبدیلی ترمیم یا بازطلبی جو اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ کسی بھی حکم کے متقاضی ہیں تو وہ وجوہات کو تحریراً قلمبند کرتے ہوئے ایسا حکم جاری کرسکتی ہے جسے وہ موزوں خیال کرے۔

(۳) حکم رہائش نافذ رہے گا جب تک کہ عدالت کی جانب سے تبدیل نہ کردیا جائے۔

(۴) ذیلی دفعات (۱) اور (۲) میں شامل کوئی بھی شئے متضرر شخص کو سابقہ حکم کے منسوخ ہونے کے بعد تازہ درخواست وضع کرنے سے مانع نہ ہوگا۔''

عبوری حکم اور حکمِ تحفظ بہت زیادہ اور سخت احکامات پر مشتمل ہیں۔ یہ دونوں اس وقت تک لاگو رہیں گے جب تک متضرر اس کی منسوخی کی درخواست نہ دے دے۔ اس کا مطلب ہے کہ مدعا علیہ، مدعی کے رحم وکرم پر ہوگا۔ مدعی محض مدعی نہیں ہوتا، بلکہ مقدمے کا فریق ہونے کی حیثیت سے اس میں اور مدعا علیہ میں باقاعدہ جنگ کی کیفیت ہوتی ہے اور ہر فریق دوسرے فریق کو ممکنہ حد تک نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسی صورت میں جب کہ فریقین میں باقاعدہ مقدمہ بازی شروع ہوچکی ہو، ایک فریق

کی سزا کا خاتمہ دوسرے فریق کی خواہش پر رکھنا انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ اس موقع پر یہ معقول سوال بھی اُٹھتا ہے کہ اگر سزا کا خاتمہ مدعی کی چاہت پر ہے تو پھر سارا نظامِ انصاف کس لیے ہے؟

’’۱۲: مسئول الیہ کی جانب سے عبوری یا حکمِ تحفظ کی خلاف ورزی پر تعزیر:

(۱) مسئول الیہ کی جانب سے حکمِ تحفظ یا عبوری حکم یا حکمِ رہائش یا حکمِ تحویل کی خلاف ورزی ایک جرم ہوگی جو ایک سال تک سزائے قید اور مع ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا جو کہ متضرر شخص کو ادا کیا جائے گا۔

(۲) مجموعہ قانون میں شامل کسی امر باوصف اس دفعہ کے تحت جرم قابلِ دست اندازی، قابلِ ضمانت اور قابلِ راضی نامہ ہوگا۔‘‘

۱: ذیلی شق (۱) کی سزا اس سزا کے علاوہ ہے جو عدالت قطعی حکم صادر کرتے ہوئے مدعا علیہ کو دے گی۔

۲: گھریلو تشدد کا بل قابلِ دست اندازیِ پولیس ہے۔ اس سے ریاست کو خانگی معاملات میں غیر معمولی حد تک مداخلت کا موقع ملے گا، جس سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال ہوگا۔

۳: خاندانی نظام کی بنیاد ہمدردی، خیرخواہی، ایثار، انفاق، صلح اور عفوودرگزر کی بنیادوں پر قائم ہے، اس لیے گھریلو تنازعات کو درونِ خانہ ہی حل کرنے کی تاکید ہے۔ گھر سے باہر نجی معاملات لے جانا نہ تو معاشرہ پسند کرتا ہے اور نہ ہی اس سے خیر کی کوئی سبیل برآمد ہوتی ہے۔

۴: اگرچہ اس بل میں جرم کو قابلِ راضی نامہ بھی قرار دیا گیا ہے، مگر عملاً یہ بل مصالحت کا دروازہ بند اور عداوت کا راستہ کھولتا ہے، بلکہ قانونی چارہ جوئی کے نام پر افراد کو ایک دوسرے کے خلاف اُکساتا ہے۔

’’۱۶: کمیٹی تحفظ کے فرائض اور کارہائے منصبی: کمیٹی تحفظ:

(الف) متضرر شخص کو اس ایکٹ کے تحت اس کا/کی حقوق سے فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون اور مداوا اور مدد جو فراہم کی جاسکتی ہے سے مطلع کرے گی۔

(ب) گھریلو تشدد کی وجہ سے ضروری طبی علاج کے حصول میں متضرر شخص کی معاونت کرنا۔

(ج) اگر ضروری ہو تو متضرر شخص کی رضامندی سے، محفوظ مقام کی تلاش میں جو کہ متضرر شخص کو قابلِ قبول ہو میں متضرر شخص کی معاونت کرنا، جس میں کسی بھی رشتہ دار کا گھر یا خاندانی

دوست یا دوسری محفوظ جگہ شامل ہوسکتی ہے۔''

۱: اسلامی خاندانی احکام کے مطابق خاندان کا کوئی فرد کہاں رہائش رکھ سکتا ہے؟ اس کے بارے میں احکام موجود ہیں، جیسا کہ سیکشن ۱۰ کے تحت گزر چکا ہے۔ ان احکام میں یہ تفصیل بھی موجود ہے کہ اگر کسی جگہ کی رہائش یا ایک شخص کے ماتحت رہائش مناسب نہ ہو تو اس کا متبادل کون سی رہائش اور کس کے ماتحت رہائش ہوگی، اس لیے تحفظ کمیٹی اگر ان شرعی احکام سے عدول کرتے ہوئے کہیں اور متضرر کو سکونت فراہم کرتی ہے تو شریعت کے خلاف کرتی ہے۔

۲: علاوہ ازیں، دفعہ ہذا کے مطابق متضرر کسی بھی رشتہ دار یا خاندانی دوست یا کسی بھی دوسری جگہ رہائش اختیار کرسکتا ہے، حالانکہ رشتہ دار غیر محرم بھی ہوسکتا ہے، جب کہ کوئی خاتون کسی غیر محرم کے ساتھ رہائش اختیار نہیں کرسکتی ہے۔ اگر متضرر لڑکا ہو تو اس کی سکونت کا مقام اور افراد بھی شریعت نے طے کردیئے ہیں۔

مزید یہ کہ جن افراد کے ساتھ متضرر رہائش اختیار کرے گا، ان کا متضرر کے ساتھ رشتہ کیا ہونا چاہیے؟ وہ کس کردار کے حامل اور کن صفات سے متصف ہوں گے؟ اس کی وضاحت بھی قانون میں درج نہیں ہے، حالانکہ شریعت نے ان کے متضرر کے ساتھ رشتے اور کردار اور افعال کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے اور ان کے اوصاف متعین کردیئے ہیں۔

۳: اس دفعہ کی ایک سنگین صورت یہ ہوسکتی ہے کہ کوئی لڑکی بہک کر کسی دھوکے باز اور بدقماش کے دامِ تزویر میں آجائے، جس سے اس کی عفت وعصمت اور خاندان کے وقار اور عزت کو شدید خطرات لاحق ہوجائیں، ان خطرات کے پیش نظر اور لڑکی کے مفاد میں خاندان کے ارکان اسے منع کریں اور لڑکی اسے اپنی خلوت اور آزادی میں رخنہ سمجھ کر قانونِ ہذا کے تحت دادرسی طلب کرے اور اسی بدقماش کے ساتھ رہائش پر اصرار کرے تو اس کے بعد اخبارات کو یہ شہ سرخی جمانے کا موقع ملے گا کہ ''غیرت کے نام پر لڑکی اور اس کے دوست کا بہیمانہ قتل۔''

''(د) اس ایکٹ مجموعہ قانون یا فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون کے تحت پٹیشن یا رپورٹ کی تیاری اور دائر کرنے کے لیے، افسر تحفظ کے ذریعے متضرر شخص کی معاونت کرنا۔

(ہ) اپنے حدودِ اختیار کے علاقے میں گھریلو تشدد کے واقعات کا سرکاری ریکارڈ رکھنا۔

(و) سروس فراہم کنندہ کا نام اور رابطہ کی تفصیلات کو برقرار رکھنا، جس سے متضرر شخص

مزید مدد اور معاونت جس میں کہ پناہ گاہ شامل ہے، حاصل کرسکتا ہے۔

(ز) ایسے دیگر فرائض کی ادائیگی کرنا جو کمیٹی تحفظ اس ایکٹ یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد میں تفویض کرسکتی ہے۔''

کسی دیگر قانون کے تحت متضرر کو معاونت فراہم کرنے میں حرج نہیں ہے، بشرطیکہ متضرر شریعت کی نظر میں بھی متضرر ہو اور اس قانون کے تحت دادرسی حاصل کرنا جائز ہو، مگر اس بل کی دفعات یا تو خلافِ شریعت ہیں یا مبہم ہیں، اس لیے ''وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ'' کے تحت کمیٹی تحفظ کا متضرر کو خدمات پیش کرنا جائز نہ ہوگا۔

''۲۲: نیک نیتی سے کیے گئے افعال کا تحفظ: اس ایکٹ کے اغراض کے تحت اور نیک نیتی سے کیے گئے عوامل پر کسی بھی حفاظتی کمیٹی، حفاظتی افسر یا خدمت فراہم کرنے والوں کے خلاف کوئی بھی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔''

۱: یہ بل مجموعی لحاظ سے خلافِ شریعت اور آئین ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد بھی خلافِ شریعت ہیں تو اس کے اغراض کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کیسے جائز ہوسکتے ہیں اور نیت کی خوبی سے ان کا جواز کیسے مہیا ہوسکتا ہے؟

۲: نیت کے حسن سے گناہ کے پہلو سے بچت ہوسکتی ہے، لیکن حقوق العباد تلف ہوئے ہوں تو نیک نیتی قابلِ قبول عذر نہیں ہے۔ بالفاظِ دیگر اگر کوئی شخص فوجداری مسئولیت سے بری ٹھہرتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ اس پر دیوانی مسئولیت بھی عائد نہ ہو۔ **(جاری ہے)**